کتاب نما

اسلامی جامعات ' تاریخ' نظام' اثرات: پروفیسر عبدالرحیم غنیمہ' ترجمہ: محمد ظہیرالدین بھٹی۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز' شاہ عالم مارکیٹ' لاہور۔ صفحات: ۳۹۶۔ قیمت: ۱۹۵ روپے۔

زیر نظر کتاب پروفیسر عبدالرحیم غنیمہ کی عربی تصنیف تاریخ الجامعات الاسلامیہ الکبریٰ (۱۹۵۳) کے فارسی ترجمے تاریخ دانش گاہ ہائے بزرگ اسلامی (مترجم ڈاکٹر نوراللہ کسائی) کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کے مفصل مقدمے میں ڈاکٹر کسائی نے' مسلمانوں کے ہاں عجمی علمی روایت اور شیعی فروغ علم کے دھاروں کو واضح کیا ہے۔ کتاب میں عالم اسلام کے مغربی حصے یعنی اندلس' شمالی افریقہ' مصر اور شام کے علمی و تدریسی مراکز کے بارے میں ایسی تفصیلی معلومات دی گئی ہیں کہ یہ کتاب اسلامی درس گاہوں اور جامعات کی ایک دائرۃ المعارف معلوم ہوتی ہے۔ اس میں اسلامی درس گاہوں کی ۱۳ سو سالہ خدمات کی خوش رنگ تفصیلات میں' روشن پہلوؤں کے ساتھ کمیوں کو بھی بے کم و کاست بیان کیا گیا ہے۔ اس زمانے میں موجودہ مغربی طرز کے امتحانات کے بجائے' طالب علم کے بارے میں استاد کے اطمینان کے نتیجے میں سند فضیلت یا سند فراغت ملا کرتی تھی۔ درس نظامی کے ارتقا کے ساتھ' اس کی خوبیوں' خامیوں اور مختلف رویوں پر سیر حاصل بحث بھی ملتی ہے۔

ایک جگہ انھوں نے بتایا ہے کہ: "پہلے [اسلامی] دارالعلوموں پر کسی خاص فرقے کا رنگ نہیں ہوتا تھا۔ [گویا تمام مکاتب فکر ان علمی مراکز سے کسب فیض کرتے تھے' جس طرح آج ہماری جدید جامعات کے دینی یا سیکولر شعبوں میں ہوتا ہے] مگر آل بویہ کے شیعہ وزیر شاپور بن اردشیر نے دارالعلم بغداد کی شیعہ آبادی (محلہ کرخ) کو شیعہ مذہب کا اہم اڈا بنا دیا۔ یہ روش فاطمی شیعوں نے اپنی مذہبی اور سیاسی تبلیغ کے لیے خوب اپنائی (ص ۳۸)۔

مصنف نے یہ تو بتایا ہے کہ اسلامی جامعات' علوم و فنون اور طبیعی علوم میں آموزش کا بہترین نمونہ تھیں' جن سے اہل مغرب بھی استفادہ کرتے رہے لیکن وہ یہ نہیں بتا سکے' کہ یورپ میں احیاے علوم کے بعد سائنسی اور فنی تعلیم و تحقیق سے ہماری بزرگ دانش گاہوں کا دامن کیوں خالی رہا؟

ایک جگہ' امام غزالی کا ایک دل چسپ قول درج ہے جس میں انھوں نے اس علم کا مذاق اڑایا ہے جو بے مقصد مسائل کی دلدل میں پھنساتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: "اگر علم سے تیرا اولین مقصد یہ جاننا ہے کہ کھجور کی شراب سے وضو جائز ہے؟ کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے؟ گدھوں کی زکوۃ ہو جاتی ہے... اگر

تو اس قسم کے مسائل سیکھنے کے لیے [دینی درس گاہوں میں] دوڑ دھوپ کرتا ہے، تو یاد رکھ کہ ان باتوں کو جان لینے سے، تیری یا کسی دوسرے کی اصلاح میں کوئی مدد نہیں ملے گی"۔

مجموعی طور پر کتاب معلومات افزا ہے۔ مگر یہ بات کھٹکتی ہے کہ اصل عربی کتاب کے بجائے، اس کے فارسی ترجمے سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے (جب کہ فارسی مترجم ایک خاص ذہن رکھتے ہیں اور بہ قول اردو مترجم: اپنے فرقے کی "حمایت و تائید کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے"۔ ص ۱۴)--- ترجمہ در ترجمہ کی سند بہرحال کمزور ہوتی ہے۔

چند توجہ طلب باتیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ہر جگہ لفظ "صلعم" لکھا گیا ہے۔ بہ قول مولانا مودودی: "یہ ایک بے معنی لفظ ہے"۔ موزوں یہی ہے کہ یا تو صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے، ورنہ "ؐ" کی علامت۔ گذشتہ دنوں اسلامی نظریاتی کونسل نے لفظ "محمد" کے لیے انگریزی لفظ Mohd کے استعمال کو ناموزوں قرار دیتے ہوئے اس کے استعمال پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ ترجمہ، بعض مقامات پر اسپیڈ بریکر کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور بعض جگہ تو سرخ بتی بن کر روک ہی دیتا ہے۔ روانی و سلاست کا خیال رکھنا ضروری تھا۔

کتاب کی عمدہ پیش کش ایک آرٹ ہے اور اس کا تعلق سلیقہ شعاری سے ہے۔ کسی کتاب کی اشاعتی پیش کش میں بے دلی کی روش، قاری کے ذوق مطالعہ کو صدمہ پہنچاتی ہے اور اس کے عزم مطالعہ کو بھی ضعیف کرتی ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر کمپوزر اور ناشر حضرات، جمالیاتی احساس سے عاری دکھائی دیتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اس کی ایک مثال ہے۔ متن میں کمپوزنگ کے دو تین سائز، رموز اوقاف کا من مانا انداز، باب کے آغاز، وسط اور اختتام میں ناہمواری--- یہ چیزیں ناشر کے بارے میں برا تاثر چھوڑتی ہیں۔ ابتدا میں اردو زبان میں مذہبی کتب کی پیش کش کا انداز بہت دقیانوسی ہوتا تھا، جسے ندوہ اور دارالمصنفین نے خوش گوار تبدیلی سے آشنا کیا۔ ان کے بعد مولانا مودودی نے کتابی متن کو بیل بوٹوں، لکیروں اور مختلف قسم کے بوجھوں سے آزاد کیا جس سے کتابیں اپنے عہد میں ایک بالکل منفرد شان کے ساتھ معیاری پیش کش کا خوب صورت نمونہ بن گئیں۔ موجودہ اشاعتی اداروں کو دیکھنا چاہیے کہ ہمارا قدم آگے بڑھا ہے یا پیچھے ہٹا ہے؟ (سلیم منصور خالد)۔

سیرت ختم الرسلؐ، سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی۔ صفحات: ۱۰۴۔ قیمت: ۱۶ روپے۔

اس مختصر کتاب میں حیات پاکؐ کے ہجرت حبشہ، غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب اور صلح حدیبیہ جیسے سنگ ہائے میل پر سید مودودیؒ کی تحریرات کو داعی کے مقام اور مرتبے پر ابتدائی تحریر کے ساتھ مربوط کر کے پیش کیا گیا ہے۔ جدوجہد اور کش مکش، باطل قوتوں سے مرحلہ بہ مرحلہ مقابلہ اور اسلامی